

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ ۔ حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے ۔ قیمت سالیانہ معہ محصول ے

نمبر ۲۱ جلد ۳ ۔ لودیانہ ۲۷ مئی ۱۸۷۵ع ۔ قیمت فی پرچہ ۶ پائی

اشتہار

اعلان

ہفتہ گذشتہ میں جو اشتہار بابت حالات ۱۸۵۷ء کی درج اخبار ہو چکا ہو سو آج سے وہ قصہ ہم درج اخبار کرتے ہیں صاحبان ناظرین اخبار پر روشن ہووے کہ اس قصہ میں وے جنگجویاں اور بغاوت فوج وغیرہ کا حال من و عن بیان نہیں ہوگا مگر اُسی ڈھنگ پر یہہ ایک قصہ ہو اور اس قصہ کے متعلق وے واردا تیں جو بغاوت و امن سے متعلق ہیں بیان ہونگی مولف قصہ نے بھی دیباچہ میں کیفیت بیان کر دی ہو یقین کہ یہہ قصہ عام پسند اور عقلمندونکے واسطے رہبر حقیقی ہوگا +

صبح کا بھولا شام کو لوٹا

دیباچہ

۱۸۵۷ء اور ۵۸ء کے مصیبت ناک دن جن کے سرسری نام لینے سے بھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ہندوستان کے لوگوں کو کبھی نہیں بھولینگے کیونکہ پورب سے پچھم تک اور اُتر سے دکھن تک سارے ملک میں ایک سخت تہلکہ مچ گیا تھا اور کوئی شہر کوئی قصبہ کوئی گانو کوئی گھر امیر کے محلسرائے سے غریب کے جھونپڑے تک ایسا نہیں رہا تھا جس میں امن کی صورت بھولے سے بھی نظر پڑتی - ہر متنفس کیا ہندو کیا مسلمان کیا عیسائی اور کیا چوہڑا چیڑا مرد عورت بوڑھا بچہ سب کے سب ہراساں اور حواس باختہ تھے غرض ہر درجہ اور ہر پیشہ اور ہر عمر او ہر صنف کے آدمی کو بجائے خود اپنی اپنی جان پر بن رہی تھی اور جدہر دیکھو اودہر ہی ہراس اور ڈر کا عالم سامھنے تھا - مالدار اس فکر میں کانپ رہے تھے کہ اگر اگلے دنوں کی طرح ملک میں لوٹ مچ گئی تو ہماری جان اور ہمارا مال کیونکر بچیگا اور حساب کتاب لین دین کی کیا صورت ہوگی زمیندار جدا تھر تھرا رہے تھے کہ اگر موجودہ صف بالکل اُلٹ گئی تو کیا جانئے وراثت کے معاملات میں کیا کیا کچھ تبدیلیں واقع ہونگی اور کون لوگ مالک اور کون غیر مالک ٹھہر ینگے - نوکری پیشیونکا اضطراب سوا تھا کہ دیکھئے ہماری کیونکر بن آویگی اور کس قسم کے لوگونکا قدر اور کن کی بیقدری ہوگی رئیس اور جاگیردار ایک اور ہی تذبذب میں تھے اور کچھ نہیں سوجھتا تھا کہ کونسی چال چلیں اگر انگریزوں کی تائید پر ہوتے ہیں تو انکے بعد معلوم نہیں کس بلا میں مبتلا ہونگے اور اگر بیوفاؤں کی طرح ان سے اب آنکھ چراجاتے ہیں تو بصورت ان کے قیام کے کیا جانئے کس نوبت کو پہنچینگے - فی الحقیقت ہندوستانیونکے لئے یہہ بڑا نازک وقت تھا اور انکی جانیں سخت شکنجہ میں آئی ہوئی تھیں نہ ادہر جھک سکتے تھے اور نہ اودہر نہ روئے رفتن نہ رائے ماندن آخر اسی کش مکش میں سب کا رجوع اس طرف پایا گیا

کہ در پردہ خواہ برملا دونوں ہی کام کئے جاویں- انگریزوں کی مدد دینے میں بھی کسی نے دریغ نہیں کیا اور ساتھ ہی ساتھ اپنے مال و اسباب کی آیندہ کی حفاظت سے بھی کوئی نہیں چوکا- اِس موقعہ پر ہندو مسلمان کا اتفاق قابل تعریف تھا جو ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھتے رہے نہ تو مسلمانوں نے ہی ایسے نازک وقت میں اپنی سینہ زوری سے ہندوں کے دبانیکا قصد کیا اور نہ ہندو باہمی اختلاف مذہبی کے سبب اُنکے ساتھ کسی طرح کی بدسلوکی سے پیش آئے بلکہ سکھہ لوگ بھی جنکے دماغ سے اپنی ریاست کی تازہ بوئے بالکل نکلنے نہیں پائی تھی پچھلے خیالوں کو یکلخت چھوڑکر ہندو اور مسلمانوں کے ساتھ پلٹنوں اور جھنبوں میں بھرتی ہو مفسدہ کے فرو کرنے کے لئے دہلی کی طرف کوچ کر گئے اور بلا دکھلانے کسی طرح کی مخالفت کے سچے دل اور سچی بہادری سے گورنمنٹ اور ملک دونوں کے خیرخواہ ثابت ہوئے- البتہ دیسی عیسائیوں کی حالت کچھ عجیب ڈھنگ پر تھی گو کسی دشمن کی ننگی تلوار برملا اِنکے سامھنے چمکتی نظر نہیں آتی تھی اور نہ کوئی مخالف شیر کی صورت اُنکے پیچھے پڑا ہوا تھا تاہم اُن کو عام سامھنے عیسائی کھلانا دشوار تھا اور یہہ بھی سچ ہو کہ اُن دنوں عام لوگوں کے کان اُنکا نام سُنتے ہی کھڑے ہو جاتے تھے اور سب دیکھنے کے منتظر تھے کہ یہہ کے دنکے جہان میں مگر اُنکی خوبی قسمت سے اُنہیں دنوں نیچا گورنمنٹ کے انتظام میں ایک بھاری تبدیلی واقعہ ہوئی جسکا نتیجہ یہہ کھلا کہ جنگی اقوام کے ساتھ یہہ لوگ بھی جنگی پلٹنوں میں بھرتی ہونے شروع ہو گئے سب طرح کے عہدے اِن کے لئے کھل گئے بلکہ بعض تو ایسے ایسے عہدوں پر سرفراز ہوئے جن کے سنبھالنے کی اُن میں

جزوی لیاقت بھی نہ تھی پس جب کہ لوگوں کا یہہ حال تھا ملک میں جابجا تفرقہ تھا سب کو اپنی اپنی پڑی ہوئی تھی اور ایک کو دوسرے کی خبر نہ تھی تو پھر اُس بیچارہ خانمان آوارہ گانوں کے رہنے والے گمنام جوان مگر نہایت کم زبان کی کون سنتا اور کون اُسکو جانتا تھا کوئی پرواہ بھی نہیں کرتا تھا کہ تین میں ہو یا تیرہ میں یا جو کچھ جنونیوں کی طرح واویلا کرتا ہو کچھ مطلب خیز ہو یا بالکل بے معنے- اگرچہ اُس وقت کسی نے اُس کی منتہہ بولی بات کا کچھ قدر نہ کیا اور نہ کوئی فرد اودہر متوجہ ہوا اور اب عرصہ بھی اُس پر بہت گذر چکا ہے پھر بھی مولف کے دل میں آتا ہے کہ اگر اُس کی حقیر مگر پُرمعنے کہانی یوں ہی چھپی چھپائی رہے تو کیا عجب کہ تھوڑے دنوں میں وہ بالکل کالعدم ہو جاوے اور اچھی سمجھہ والوں کے واسطے جو فایدہ اُس میں مرکوز تھا وہ اوپر ہی اوپر اُڑ جاوے بہتر ہو کہ اُس مختصر سی داستان کو سیدھے سادے طور پر قلم بند کر دوں اور جب تالیف ہو کر شایع ہو جائیگی تو عجب نہیں کہ سوچنے اور سمجھنے والوں کے دلوں میں ایک عمدہ اثر پیدا کریگی اور ناظرین کے ذہن سلیم میں اِس امر کا نقشہ کھینچ دیگی کہ مذہبی خیالات جب کہ کسی سچائی میں جگہہ لیتے ہیں تو انقلاب زمانہ کا کچھ بھی اثر اُنپر نہیں چل سکتا اور نہ کوئی دنیوی ازمایش خواہ وہ کیسی ہی زبردست کیوں نہ ہو اُنکا بال بیکا کرسکتی ہو+ باقی آیندہ

جو چاہے آبحیات مفت لیلے اکثر لوگ مسیح کو ترک کرکے اپنے نیک کاموں پر بھروسا رکھتے ہیں انسانی دین دو حرفوں سے بیان ہوتا ہے یعنے کر مگر خدا کا دین پانچ حرف سے بیان ہوتا ہے یعنے کر چکا نجات مسیح کے وسیلے سے تیار ہو چکی ہے ہمیں صرف قبول کرنا باقی ہے

بدنام کنندۂ نکونامی چند

آجکل ہم اکثر اخبارات میں بعبیغہ مراسلات و کارسپانڈنٹ وغیرہ دیکھتے ہیں کہ فلان ریاست میں یہہ بدانتظامی ہو رہی ہو- اور فلان ریاست کے رئیس میں یہہ نقص ہو اور فلان رئیس ہمیشہ عیش و عشرت میں رہتا ہو- کچھ اپنی رعایا کی خبرگیری نہیں رکھتا ہو گورنمنٹ ذرا توجہ کرے ورنہ یہہ ریاست جلد برباد ہونے والی ہو اور پھر سرکار کو اِس ریاست کا انتظام کرنا مشکل پڑیگا- بعض تحریرات تو ایسی ہوتی ہیں کہ خواہ مخواہ رئیس بھی ہراساں ہو جاوے اور گورنمنٹ کو خیال پڑے-

چنانچہ ریاست ٹونک کا حال آجکل اکثر اخباروں میں ابتری کے ساتھ لکھا جاتا ہو اور اسی طرح دوچار دشمن ریاست پٹیالہ و جیپور و جودہ پور و الور وغیرہ بلکہ بڑی ریاست بھوپال کی بھی لگے ہوئے ہیں اور ریاستوں کی تو بدانتظامی ہی ہم دیکھتے ہیں مگر بھوپال کی خبر تو عجیب ہی قسم کی اخباروں میں لکھی جاتی ہے چنانچہ ایک اخبار میں ہم نے دیکھا ہو کہ بھوپال میں قبل از تحقیقات سزا ہے- اولاد قبل از نکاح ہے- نماز قبل از وقت ہو- خیال کرنے کی بات ہو کہ صاحب رزیڈنٹ گورنمنٹ رپوٹر ان فقرات کی کیا رپوٹ کرے اور گورنمنٹ کو کیا جتلاوے اور گورنمنٹ اِس میں کیا کرے یعنی البتہ ان فقرات کے بدنظمی ریاست پائے جاتے ہیں لیکن یہہ فقرے خاص دشمن کے خراش تراش ہیں- اگر کوئی یہہ کہے کہ جب اِس قدر بدانتظامیاں ریاستوں میں ہوں کیا کارسپانڈنٹ وہاں رہکر کارسپانڈنٹی کرسکتا ہو اور وہاں کی ریاست کو بدنامی کا دہبہ لگا

لگا سکتا ہی۔ اِس کے جواب میں ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ریاستوں میں کارسپانڈنٹ کا پیدا ہو جانا کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ قدیم الایام سے یہہ دستور چلا آتا ہی کہ جس ریاست میں پرانے نوکر برطرف کئے گئے اور نئے نوکر رکھے گئے تو وہاں بہت سے کارسپانڈنٹ روپیہ حاصل کرنے کی غرض سے جمع ہو جاتے ہیں اور جو لوگ برطرف ہوئے اُن سے روپیہ حاصل کرکے جدید نوکروں اور رئیس کی مذمت اور اُس کی ریاست کی بُرائیاں اخباروں میں چھپواتے ہیں تاکہ گورنمنٹ ریاست کی ابتریوں پر خیال کرے۔ اور رئیس کو چشم نمائی ہو۔ مگر ایسے کارسپانڈنٹ اتنا خیال نہیں کرتے۔ کہ گورنمنٹ انگریزی جسکے ہاتھ یہہ انتظام ملکی ومالی تمام ہندوستان و دیگر جزایر وغیرہ کا ہی اور نہایت دانائی اور خوبی سے تمام انصرام ہوتا چلا جاتا ہی ایسی تحریرات لغو کو کس طرح یقین کے ساتھ ملاحظہ فرماکر کاربند ہوگی اور کس طرح رئیس کو چشم نمائی کریگی۔ گورنمنٹ ایسے لوگوں کی باتوں پر بھلا کب خیال کرتی ہی۔ گورنمنٹ کو ایسی تحریرات سے صاف معلوم ہو جاتا ہی کہ اِس تحریر سے جھوٹھ ٹپکتا ہے اور آزادی سے نہیں لکھی گئی ہی۔

اتنا وقت تو ہمارا ریاستوں کے کارسپانڈنٹوں کی نذر ہوا۔ خوف ہے کہ کہیں اضلاع کے کارسپانڈنٹ ناراض نہ ہو جاویں درچار سنٹ اُن کے بھی نذر ہیں۔

اضلاع میں تین قسم کے کارسپانڈنٹ ہوتے ہیں اول حق نگار کہ جو حاکم و محکوم کی بھلائی دکھاتا رہتا ہے اور حاکم و محکوم کے فایدہ کی لکھتا ہی۔ اُس کے خیالات ہمیشہ رفاہ عام کی جستجو میں رہتے ہیں۔ مگر ایسے بہت کم ہیں۔ دوم خوشامدی۔ کہ حاکم و دوست و رئیسان وغیرہ کو خوش کرنے کے واسطے ایسی تحریرات لکھتا ہی کہ دراصل وہ جوہر حاکم میں نہ ہوں مگر خوشامد ضرور لکھوا ہی دیتی ہی۔ یہہ نالایق آدمیوں کا کام ہی۔ سوم بغضی۔ بغضی نالایقوں میں نمبر اول ہی۔ ایسا آدمی بلا سوچے سمجھے ہمیشہ ہر ایک کی بُرائی لکھتا رہتا ہی فایدہ ایسی تحریرات سے نہ حاکم کو نہ محکوم کو نہ اخبار والے اور نہ خود کارسپانڈنٹ صاحب کو ہماری رائے میں صاحبان اخبار کارسپانڈنٹان حق نگار کے سوائے اضلاع میں اور دو نو قسم میں سے کسی کو نہ رکھا کریں۔ اسی طرح ریاست کے کارسپانڈنٹ صاحب بھی یہی لحاظ کرکے مقرر کئے جایا کریں ورنہ آخر کو بدنامی ہی

عبد اللطیف

منقولات

تقبیہ سالہ اظہار حق

ما اجاب شیخنا ابو عبد الله القصوری فهو صحيح لا ريب فيه لان الاصل في كل شئ الطهارة ولا ينقل عنها الا ناقل صحيح فالاصل لا ينتقل عن اصليته الا بناقل صحيح ولانه قال الله تعالى وطعام الذين اوتوا الكتاب حل لكم وطعامكم حل لهم وقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الماء طهور لا ينجسه شئ الا ما غير لونه او ريحه او طعمه من النجاسات فحلته الطعام اهل الكتاب ثابت بتيقين ونجاسته الماء منحصرة في احد الامور الثلثه المذكورة واما الظن فلا عبرة به لقوله تعالى وان الظن لا يغني من الحق شيئا .... محمد شفیع عفی عنہ امرتسری

چونکہ در اصول ثابت است که ان الاصل في الماء الطهارة وفي الطعام الحل پس حلت اشیا مسئول عنہا یقینی است ومویدانست آیت طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم کہ شامل است مرذبیحہ وغیر آنرا ووہم اختلاط محرمات اگر باشد ظنی یا وہمی است وقاعدہ اصول معروفہ کہ الیقین لا یزال بالشك والظن والظن لا يغني من الحق شيئا دلیل آن است پس مجموعہ این مقدمات دلیلی است قاطع بر حلت این اشیا لانها ليست بموهومة بها فلا يغتر بعند يات المتوهمين المتوسوسين فاعتبر بما نقله شيخنا ابو عبد الله دام فيضه من اثار سيد المرسلين واصحابه هداة الدين وانا احقر الخليفه بل لا شئ في الحقيقة　　احمد الله عفی عنہ

اصحاب شيخنا في هذ الجواب ومن انكر فقد اعرض عن طريق الحق والصواب　　حررہ عبد العزیز انصاری امرتسری

ما اجاب شيخنا في هذه المسئلة حق والحق احق ان يتبع ولا ريب فيه ومن شك فقد اثم۔

خادم علماء دین محمد نور الدین عفی عنہ ساکن امرتسر

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد المرسلين وآله واصحابه الطاهرين وبعد فان فتوى الشيخ الاجل والحبر الاكمل العلامة المشتهر في المشارق والمغارب ابي عبد الله القصوري لا زالت شموس افادته بازغة وقموز افاضاته ساطعة في الاكل والشرب مع اهل الكتاب مطابق لتعامل الاسلاف من اهل الحق والانصاف وان كرهته طبايع الاجلاف الذين دانوا بدين ابائهم بالتقليد والاعتساف العمى انه لحق بلا ارتياب مدلل باكثر الاحاديث النبوية و اثار الاصحاب كما فصلها الشيخ في الجواب ولم يزل الناس على ذلك من عهد النبي صلى الله عليه وسلم من

اصحابه والتابعين ومن بعدهم من المجتهدين في ائمة الدين ولان ايضا هذه المسئلة معموله في اكثر بلاد الاسلام التي ليست فيها الهنود والمجوس ولا شيء من عاداتهم ورسومهم فيها محسوس فلا ريب في ان هذه الكراهة مختصة بتلك الامصار لان اكثر سكانها الهنود والكفار الذين لا يجوزون المس بين يدين غير دينهم ويعرفونه نقصان ايمانهم بيقينهم ثم بسبب غلبتهم اعتاد واسلموا هذه الديار بعادة الكفار فلما خرجوا اولادهم زعموا انها من امور الدين ولازمة على المسلمين حتى ال الامر الى ان لو اكل رجل منهم الطعام مع اهل الكتاب او شرب بهم الشراب فضحوه واخرجوه من الديار بالقصد واستكف دمه وافتوا بكفره ولا دليل عندهم الا علم وجد انهم اباءهم على ذلك فيا للعقول اين ذهبت الذين هم المشركون من الهنود طعامهم ياكلون وشرابهم يشربون ومعهم في المعاملات يختلطون وقد قال الله تعالى انما المشركون نجس ويكرهون اكل الطعام والشراب مع اهل الكتاب وقد حلله الله تعالى في الكتاب كما قال وطعام الذين اوتوا الكتاب حل لكم وطعامكم حل لهم وروى الامام الاعظم ابو حنيفه نعمان ان ثابت رحمة الله تعالى في مسنده عن عبد الله بن عمر ان سائلا ساله عن الجبن فقال وما الجبن فقال شئ بصيغه المجوس من البان الغنم فقال اذكر اسم الله وكل وعن ابراهيم انه قال اذا دخلت على الرجل فكل من طعامه واشرب من شرابه ولا تسئله فيا اخي لا تنظر الى عاداتهم و رسومهم واعمل بما عمل به الصحابة والتابعين و من تبعهم من المسلمين رضوان الله تعالى عليهم اجمعين والحمد لله رب العالمين وانا الراجي رحمة الله حقير خلقه ولي الله القصوري +

باب ذبائح اهل الكتاب وشحومها من اهل الحرب وغيرهم وقوله عز وجل اليوم احل لكم الطيبات وطعام الذين اوتوا الكتاب حل لكم وطعامكم حل لهم وقال الزهري لا باس بذبيحه نصارى العرب وان سمعته يسمى لغير الله فلا تاكل وان لم تسمعه فقد احله الله لك وقال الحسن لا باس بذبيحه الاقلف وقال ابن عباس طعامهم ذبائحهم بخاري - فقال الزجاج معناه حلال لكم ان تطعموهم عموم - انتهى

قرآن شریف سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ تم انکا طعام کھاؤ اور اُن کو کھلاؤ +

(محمد ابراہیم) از کپورتھلہ

ترجمہ + اور پیچھے حمد و نعت کے پس فتوی عالم بزرگ اور فاضل بے بدل جو کہ مشہور ہے بیچ دیار مشرق اور مغرب کے ابو عبد اللہ قصوری ہمیشہ رہے آفتاب فایدہ بخشی اُس کے کا چمکتا اور چاند فیض رسانی اُسکے کا روشن کھانے پینے کے ساتھ اہل کتاب کے مطابق ہے عمل و رواج گذشتہ لوگوں اہل حق و انصاف کے اگرچہ ناپسند کرے اُس کو طبیعت جاہلوں کی جنہوں نے دین بنایا باپ دادے کی پیروی کو اور بے انصافی کو اپنی جان کی قسم کہ وہ حق ہے بلاشک ثابت کیا ہوا احادیث نبوی اور آثار اصحاب سے جیسا اُس کو بیان کیا شیخ نے اپنے جواب میں ہمیشہ رہے لوگ اسی پر حضرت کے زمانہ کے اور تابعین اور آئمہ مجتہدین اور اب بھی اسی طرح معمول ہے بیچ اکثر بلاد اسلام کے جنہیں ہنود اور مجوس نہیں رہتے اور انکی رسم و رواج کا نشانہ نہیں پس بےشک یہہ کراہت انہیں شہروں میں ہے کیونکہ اکثر باشندے ان شہروں کے ہنود اور کفار ہیں جو دوسرے مذہب والے کی چھوئی کو جایز نہیں رکھتے اور اُس کو نقصان دین کا یقین کر لیتے ہیں پھر بسبب کثرت ہنود کے خوگر ہوئے مسلمان ان شہروں کے ساتھ کفار کے جب اُن سے اولاد پیدا ہوئی تو اُس پرہیز کو دین اپنا سمجھنے لگے اور ضرورت مذہبی قرار دیا یہاں تک نوبت پہنچی کہ جو کوئی اہل کتاب کے ساتھ کھانا کھالے یا پانی پی لے اُسے فضیحت کریں اور گاؤں سے نکال دیں بلکہ قصد ہلاک کریں اور کافر بتادیں اور کوئی دلیل نہیں اُنکو بجز نہ پانے کے اپنے بزرگوں کو اس طریق پر پس افسوس ہے اے عاقلو کہ تم کہاں گئے جو کہ مشرک ہنود کا طعام اور پانی کھاویں پیویں اور اُنکے ساتھ خلط کریں جنکو خدا نے فرمایا انما المشرکون نجس اور برا جانیں کھانا پینا ساتھ اہل کتاب کے جس کو خدا نے حلال بتایا اپنی کتاب میں اور کہا کہ وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم اور روایت کی امام اعظم نے اپنی سند میں عبد اللہ بن عمر سے کہ ایک شخص نے اُن سے پوچھا پنیر کی بابت پس کہا پنیر کیا چیز ہے اُس نے کہا ایک چیز ہے کہ مجوس بناتے ہیں اُس کو بکری کے دودھ سے کہا تو اللہ کا نام لے اور کھا - اور منقول ہے ابراہیم سے کہ اُنھے کہا جب تو جاوے کسی مرد پاس بیں کھالے اُس کا کھانا اور پی اُسکا پانی اور مت پوچھ پس اے بھائی میرے اُنکی رسم و رواج کو مت دیکھ اور کر جو کچھ کیا صحابہ اور تابعین نے اور تابع ہیں اُنکے مسلماں لوگ +

هذه المسائل المذكورة اصح واحرى بالعمل واحق بالقبول عبد المسكين امام الدين عفي عنه

یہہ فتوی صحیح ہے اِس میں کچھ شک نہیں ہے اِسکو جناب مولانا صاحب نے دلایل چہارگانہ سے ثابت کیا ہے اول قرآن شریف دوم حدیث نبوی سوم اجماع امت چہارم قیاس مجتہدین اور جو بعض علما کہتے ہیں کہ اہل کتاب سے وہ اہل کتاب مراد ہے جو اہل کتاب میں سے مسلمان ہوئے تو اُنکا کھانا پینا جایز ہے اور تثلیث کے ماننے والوں کا کھانا پینا جایز نہیں یہہ قول

اُن کا غلط ہے کیونکہ قرآن شریف میں جا بجا اُنہیں تثلیث کے ماننے والوں کو خداوند اہل کتاب فرمایا ہے اور نیز کتابوں میں بھی احکام اہل کتاب کے نقل کئے گئے ہیں پھر ایسا کہنا کہ یہہ لوگ اہل کتاب نہیں ہیں بباعث بے علمی یا تعصب کے ہے یا نیک نیتی کا خلاف + محمد عمر عفی عنہ ساکن بٹالہ

نقل فتویٰ ابو البرکات مولوی فاضل محمد عبد الحکیم صاحب کلانوری ہیڈ پروفیسر پنجاب یونیورسٹی کالج

سوال طعام مشروع نصاریٰ کے کھانے کے بطور مشروع اہل اسلام کو اجازت ہے یا نہیں +

الجواب

اصل اشیا میں طہارت ہے اور یقین کو شک وظن زایل نہیں کرسکتا اور یہہ اصل شرع سے مقرر ہے اور احادیث اور کتب فقہا حنفیہ اور شافعیہ میں منصوص ہے اور اُسکی مخالفت کا اثر ہرگز پیدا نہیں پس جب کسی کو طہارت آب یا زمین یا لباس یا طعام یا برتن وغیرہ میں شک ہو بشرطیکہ وہ نجس العین نہ ہو وہ چیز اُسکے حق میں پاک ہے اکلاً واستعمالاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی اور یہودیہ کی ضیافت کھائی اور ابو داؤد میں بصفحہ ۱۰۰ جلد دوم جابر رضہ سے مروی ہے قال کنا نغزوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنصیب من اٰنیۃ المشرکین واسقیتہم ونستمتع بہا فلا یعیب ذالک علیہم لیکن مشرکوں کے باسنوں میں قبل از غسل کھانا پینا مکروہ ہے چنانچہ حدیث صحیح اُس پر دال ہے اور وہ حدیث ابو داؤد میں بھی بصفحہ ۱۰۱ جلد دوم موجود ہے وجہ اُس کی یہہ ہے کہ بحسب ظاہر اُن کے باسنوں کو ناپاک کہا جاسکتا ہے کیونکہ وہ لوگ اپنے باسنوں میں گوشت خنزیر اور شراب ڈالتے ہیں پس اکل وشرب قبل از غسل باعتبار ظاہر مکروہ ہے جیسے کہ سور ۱ مرغی جاجہ مخلاط سے وضو کرنا مکروہ ہے کیونکہ وہ نجاسات سے پرہیز نہیں کرتے اور باوجود اس کے اگر اُن کے باسنوں میں قبل از غسل کھا پی لیں تو بھی جایز اور مدار اسکا اصول مقررہ مذکورہ پر ہے یعنے طہارت اشیا میں اصل ہے اور نجاست منجملہ عوارض ہے اور یقین کو شک اور ظن زایل نہیں کرسکتا مذہب منصور اور مفتی بہ یہہ ہے کہ یہودی اور نصرانی کے طعام کا کھانا خواہ ذبیحہ ہو یا غیر اُسکا ممنوع نہیں لقولہ تعالے وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم من غیر تفضیل بین الذبیحۃ وغیرہا اور یہودی اور نصرانی حربی وغیر حربی اس حکم میں دونوں برابر ہیں اور ابن سیرین سے مروی ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں پر غلبہ پاتے تھے اور اُنکے باسنوں میں کھاتے پیتے تھے اور باسنوں کا دہونا ثابت نہیں ہوا اور مخالف اس کے جو کچھ منقول ہے وہ آزار رود وسوسہ پر محمول ہے +

محمد عبد الحکیم

رئیس کلانور فاضل یونیورسٹی پنجاب

مراسلات

خط

منبع جود والاحسان جناب مہتمم صاحب نور افشاں سلمہ الرحمان تسلیم ونیاز۔ واردات مرقومہ ذیل اگر فواید سے عاری نہو تو مندرج اخبار فرماویں عین عنایت ہوگی +

جناب ریورنڈ تارا چند صاحب سنہ ۱۸۶۴ء کے سال میں بتقریب دورہ منادی انجیل مقدس کے علاقہ جالندہر میں تشریف لے گئے تھے اور ہر ایک گاؤں کے لوگوں کو ہمارے مبارک نجات دہندہ کی خوشخبری سُناتے تھے خصوصاً موضع دہی پوری علاقہ جالندہر میں چند روز مقیم ہوئے اور علی التواتر منادی کرتے رہے۔ موضع مذکور میں ایک مدرسہ مرہٹی بھی جاری کیا اُسکا نتیجہ یہہ نکلا کہ عرصہ قلیل میں تخمیناً چالیس آدمی مع اپنے بچے اور عورتوں کے از لیق اعزی بھی انجمن میں شامل ہوئے۔

از انجملہ سے پانڈو نرمل کی واردات نہایت حیرت افزا اور خیلی لطیف اور قابل تفنن طبایع ناظرین ہے مع ہذا ہم بالاختصار ذیل تحریر کرتے ہیں۔

پانڈو مذکور خوردسالی میں معہ اپنے والدین کے مطیع ہوا چند روز کے بعد علاقہ ہذا میں سخت قحط سالی پیدا ہوئی وہ اپنے باپ کے ہمراہ اس نیت سے اورنگ آباد کیطرف گیا کہ اُدہر جاؤں اور مزدوری کرکے اوقات بسری کروں مگر وہاں بھی وہی جبہ وہی عمامہ تھا یعنی کہ بسبب ہجوم مردمان قحط زدوں کے مزدوری بالکل میسر نہ ہوتی تھی آخرالامر دونو لڑکے دو نو بھیکھ مانگ کے اوقات بسری کرنے لگے مگر اُنے باوجود اتنی مصیبت کے کب مصیبت زدوں کو آرام ملتا ہے۔

تھوڑے روز کے بعد ان بیچاروں کو ایک زمیندار نے بتہمت چوری غلہ جواری اورنگ آباد کے قیدخانہ میں قید کروایا۔ اگرچہ پانڈو جی کم سن معلم اور اپنے مذہب سے کماحقہٗ واقفیت نہ رکھتے تھے مگر قیدیان وہاں ورج جوق کو متواتر چھ مہینے تک ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کی خوشخبری سُناتے رہے۔

۵ نجاست خوار مرغی کے چھوٹی ہے +

طرفہ یہہ ہو کہ حفیظ الدین نامی شخص یکی از جوانان جوق اس نفیس ہدایت کو رد کرنے کے لئے نہایت جد و جہد کرتے تھے اور گاہ بے گاہ اس بیچارہ پانڈورجی پر کوئی قصور عاید کر کے طمانچے مارا کرتے تھے اُنکی ظلم آمیز سزا اور چشم نمایاں مغضبانہ متواتر و متوالی پر صبر کر کے جناب باری میں دعا کرتے رہے۔ المختصر بسبب عدم ثبوت مسروقہ جواری پانڈورجی اور اُنکے باپ نے اس قید خانہ سے رہائی پائی اور اپنے وطن کو مراجعت کی۔ طرہ یہہ سُنئے کہ سابق میں وہی حفیظ الدین تھے جنکے سینہ میں عیسائی مذہب کی دشمنی کا خار کھٹکتا تھا اب وہی حفیظ الدین جوق کے جوانان میں جن کے لئے وہ خار ایک گلدستہ مرغوب بن گیا ہے یعنے کہ عرصہ قلیل منقضی ہوا کہ وہ اورنگ آباد سے جالنہ میں آئے اور چند روز جناب ریورنڈ نارایئن شیشادری صاحب کی خدمت شریف میں رہکر اصطباغ لیا۔ اقرفتی ۱-۵-۸۴ سے ۳۰-

ہم بسبب خوف طوالت کے اس مضمون کو مختصر کر کے مسلمان بھائیوں کی خدمت شریف میں دست بستہ یہہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے ایک بھائی نے ایک مضمون جس کی پیشانی پر تاثیر حق لکھا ہے اخبار پنجاب نور افشاں کے صفحہ ۱۲۷ نمبر ۱۶ جلد ۳ - ۲۴ اپریل سنہ حال میں طبع کروایا ہے ملاحظہ فرماویں اور تاثیرات حق کی خوبیوں پر غور کریں۔

یہہ وہ تاثیرات حق ہیں جس پر اٹھارہ سو برس سے متواتر حملہ ہوا کرتے ہیں مگر اس فروغ کو کوئی دروغ نہیں کر سکتا اور نہ کر سکیگا۔ شعر چراغ را کہ ایزد بر فروزد * ہر کسی کو تف کند ریشش بسوزد * الراقم ایک تن خیر مند

عجیبہ و حسن منتقام کیمپ جالنہ علاقہ نظام *

اخبارات ملکی وولایتی

پیشاور پر قہر الٰہی۔ ہم نہایت افسوس سے تحریر کرتے ہیں کہ ۱۴ تاریخ مئی کو کہ جسوقت ایک ہندو عورت کھانا پکا کر اور چولھے میں آگ جلتی چھوڑ کر کسی کام ضروری کے واسطے باہر گئی تو ہوا کے چلنے سے آگ اُس چولھے سے نکلکر کسی پاس کے لحاف اور اسباب میں جا لگی اور تھوڑے ہی عرصہ میں اسقدر مشتعل ہوئی کہ مکان جلنے لگا اور جسوقت آگ کا شعلہ ہوا اور آندھی سے اور بھی تیز ہو گئی تو وہی آگ ایک قریب کے مکان میں جس میں جواہر سنگ مرمر وار رہتا تھا اور وہ کر نکل اور رفتہ رفتہ کل محلہ میں پھیل گئی جسوقت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو اس واقعہ کی رپورٹ پہنچی وہ بسرعت موقعہ تشریف لائے اب خدا کی قدرت کا تماشا مد نظر ہو کہ چونکہ نہایت تنگی بیان ہے کہ پانی کی کل کام دیتی تھی اور جہاں کل کام دیسکتی تھی پانی دستیاب نہ ہوتا تھا جہاں جس کنوئے سے پانچ چھ مشک کا لیکر فوراً خشک ہو گیا یہہ آگ ۱۴ تاریخ کے پانچ بجے شروع ہوئی تھی اور برابر ساٹھ گھنٹہ تک مار دھاڑ کرتی رہی اتنے عرصہ میں چھاونی و میگزین کے تمام ملازم گیا اور کیا اعلے نہر سے جھجروں پہ پانی لاکر کل میں ڈالتے تھے جو پانی جلتی آگ پر ڈالا جاتا تھا تیل سے زیادہ کام دیتا عمارات بھر میں ہی اٹھائی سو مکانات جلکر خاک ہو گئے۔ اس آگ میں اُن لوگوں نے جو آگ بجھانیکا کام کرتے تھے اپنے ہاتھ خوب رنگ لئے اور جو مال اندر سے باہر لایا جاتا تھا اُٹھا لیگئے اُڑائے جاتے تھے ایک ہندو نے صندوقچہ زیورات مالیتی ایک ہزار روپیہ کا باہر لاکر رکھا اور چلا کہ حضرت ایسے پیچھے کہ اسکو اٹھا کر

رہی ہوئے۔ اور جسوقت کہ [illegible] وہ وہ بیچا کر حصہ کر رہے تھے گرفتار کئے گئے۔ دوسرے روز بھی یہی حالت رہی۔ آخر کار جناب کمشنر صاحب بہادر نے حکم دیا کہ بیچ کے مکانات سرنگیں لگا کر اُڑا دئے جاویں تاکہ آگ تجاوز کر کے اور مکانات کو نہ جلا دے۔ تسپر بھی وہ آگ فرو ہوئی بلکہ اور بھی بھڑک گئی تھی آگ کیا تھی ایک قہر خدا کا تھا اور یہہ حالت ہوئی کہ جس مکان کو سرنگ لگائی گئی آگ اُس گھر سے دو چار گھر چھوڑ کر چوتھے یا پانچویں مکان کو جا لگی اور ایسے ایسے مکانات جلے ہیں کہ ایک ایک کی تعمیر میں ہزار ہا روپیہ صرف ہوئے تھے۔ آدمیوں کی یہہ حالت تھی کہ جو اسباب نکالے گیا واپس کم آیا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی جانفشانی قابل تعریف ہے۔

کہتے ہیں کہ کل شہر پشاور کا تیسرا حصہ جلکر خاکستر ہو گیا ہے۔

ہمارے کارسپانڈنٹ مقامی تحریر کرتے ہیں کہ کل چھ ہزار گھر جلا ہے اور بہت سی جانیں تلف ہوئی ہیں۔ آیندہ کیواسطے تجویز ہو کر ایسے مصیبت زدہ لوگوں کے واسطے ایک فنڈ جمع کیا جاوے اور اُسمیں ایسے لوگوں کو مدد دی جاوے۔

ہم نہایت افسوس سے لکھتے ہیں کہ بعض انگریزی اخبار نویس ایسی باتوں کو مضحکہ میں ہی اُڑا دیتے ہیں اور اسمیں [illegible] کیا ایک انگریزی اخبار نویس رائے دیتا ہے کہ اسمیں بھی خدا کی قدرت یہہ ہوئی کہ آیندہ کیواسطے مکانات عمدہ اور وسیع تیار ہونگے اور بیماری وغیرہ پھیلنے کا بہت کم موقعہ ہوا کریگا * از ہندو پرکاش امرتسر

کوہ مری کا تمام بازار آتش زدگی سے جلکر خاکستر ہو گیا اور صاحبان انگریز کی کئی کوٹھیاں جا لگیں لوگوں کا بہت نقصان ہوا۔

تجارت - ماہ اپریل کی تجارت انگلستان کا حال جو مشتہر ہوا ہے اُس سے معلوم ہوا کہ ماہ مذکور میں جس قدر مال ولایت سے دوسرے ملکوں میں بھیجا گیا اُس کی قیمت ۵۰ کروڑ روپیہ تھی اور جو مال دیگر ممالک سے آیا اُس کی قیمت ۸۰ کروڑ ہے دیکھنا چاہیے کہ صرف ایک ماہ میں ۵۵ کروڑ روپیہ کی تجارت ہوئی یہہ خوش معاملگی و شایستہ پن کا نتیجہ ہے +

خواہش گورنمنٹ سوئزرلنڈ کی خواہش ہے کہ گورنمنٹ انگلستان کے ساتھ ایک جدید عہد نامہ اسلئے کیا جاوے کہ سلطنت انگلستان کوئی ایسا بندوبست کرے جس سے سوئزرلنڈ اور ہندوستان کے مابین حق آمد ورفت ہو۔ اگر یہہ بندوبست ہو جاوے تو اہل تجارت کو ایک قسم کی سہولیت ہو جاویگی +

بنگلور کے اعلی اعلی تاجروں نے ایک کمیٹی بدیں غرض مقرر کی ہے کہ جتنا جلد ہو سکے کپڑا بننے کی ایک کل یہاں قایم کی جاوے +

مہاراجہ بڑودہ کو سالانہ نو لاکھ روپیہ کھانے پینے کے واسطے محاصل بڑودہ سے ملا کریگا۔ یہہ ہماری گورنمنٹ کی نیک نیتی کا نتیجہ ہے۔ جو اسقدر معقول تنخواہ اُسکو دیجاویگی +

لاہور - آجکل لاہور میں مرض بخار کی شکایت ہے خداوند کریم اپنے بندوں پر رحم کرے +

سندو دہلی ریل ہم افسوس سے تحریر کرتے ہیں کہ وہ ریلوے جو مابین سکندرآباد و حیدرآباد کے کھولی گئی تھی بباعث کمی آمدنی و زیادتی خرچ کے بند ہو گئی +

سہرا - غازی پور کے صب اسپکٹر کو پانچ برس کی سخت قید باسبات ہے ہوئی کہ اُس نے ایک مجرم سے اقبال جرم سختی سے کرانا چاہا تھا بعض موقعوں پر ہندوستانی انسپکٹر ایسی ہی زیادتی کرکے حکام پولیس کو بدنامی دلاتے ہیں بلکہ ایسے ایسے چالاکوں نے اِس سررشتہ کو مطعون کر رکھا ہے +

پیرس یہاں کے باشندوں کو اِس خبر کے سننے سے کہ شاہنشاہ جرمنی و روس کے درمیان عنقریب ملاقات ہونیوالی ہے بڑا تردد ہو رہا ہے +

دربار عظم دہلی میں ایک بڑا بھاری دربار بہنگام تشریف آوری حضور شاہزادہ ویلس کے ہوگا۔ یہہ دربار ایسا ہوگا کہ آج تک ہندوستان میں اِس شان و شوکت سے نہیں ہوا تمام راجواڑے اور نواب و رئیس اِس میں تشریف لاوینگے (دہلی والوں کی چاندی ہے)

غرقیگی جہاز شلر نامی جہاز ڈوب گیا تین سو ۱۱ آدمی غرقاب ہوئے چوالیس آدمی اور ڈاک بچ گئی +

شاہ برما - تار برقی شملہ سے معلوم ہوا کہ شاہ برما کے جنگ کی تیاریاں جاری ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہہ تمام تیاریاں صرف لاف زنی میں تمام ہو جاوینگی +

گورنری - مدراس کی گورنری جناب ڈیوک آف بکنگہم نے قبول کی ہے یقین کہ جلد تشریف لاوینگے اور اپنے حسن انتظام سے گورنر متوفی سے بھی زیادہ مدراسیوں کو خوش رکھینگے +

سفارت برہما - گورنمنٹ گزٹ میں تحریر ہے کہ مسٹر ڈگلیس فورسایتھ صاحب سفیر برہما مقرر ہوئے اور کرنیل اے ڈنکن صاحب مدراس اسٹاف کے ممبر اور کپتان ٹی فورسایتھ صاحب کپتان پلٹن نمبر ۲ کے سکرٹری ہوئے +

روم ہفتہ گذشتہ کو پارلیمنٹ میں بحث گفتگو ہوئی کہ گورنمنٹ اصلاً پادریوں کا عمدہ انتظام نہیں کرتی کوئی قانون ایسا نافذ ہونا چاہیے کہ جس سے گورنمنٹ اور پادریوں میں نااتفاقی نہ ہو +

ضلع ڈھاکہ میں بارش کثرت سے ہوئی اِس بارش نے چارا اور اجنون کو فایدہ پہنچایا +

عدالت میں مشعل پنجشنبہ گذشتہ کو ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی میں ایک شخص اجلاس کے وقت مشعل جلاکر عدالت میں پہنچا۔ پولیس نے فوراً اُس کو گرفتار کر لیا۔ جب اُس سے دریافت کیا تو جواب دیا کہ میں اندھیر کا مارا ہوا ہوں۔ حکام ماتحت نے میرے مقدمہ کی شنوائی نہیں کی عدالت نے اُسپر پچاس روپیہ جرمانہ کیا تاکہ آیندہ کو ایسی حرکت نہ کرے + ہم نے بارہا سُنا ہے کہ بعض بیوقوف مشعل جلاکر عدالت میں لیجاتے ہیں اور اُس میں اپنی حقرسی سمجھتے ہیں یہہ خام خیالی ہے۔ ہماری گورنمنٹ کی تمام عدالتیں روز روشن کیطرح چمکتی دمکتی رہتی ہیں +

بمبئی سماچار میں تحریر ہے کہ راجہ ناگود نے ملہرراؤ کو تحریر کیا تھا کہ تم اپنے تئیں ہرگز گورنمنٹ کے حوالہ نہ کرنا۔ اگر تم کو کچھہ فوج کی ضرورت ہو تو میں فوج تمہاری مدد کے واسطے بھیج سکتا ہوں چنانچہ ایک شخص قوم بھیل جو یہہ چٹھی لے جاتا تھا گرفتار کیا گیا اور اُس نے اقرار کیا کہ یہہ چٹھی راجہ ناگود نے دیکر مجھہ کو بھیجا ہے +

واہ رے بیوقوفی تو بھی اب اچھی اچھی جگہہ پہنچتی ہے ہماری رائے میں جس شخص نے ایسا فعل اور ارادہ کیا وہ آج نہیں تو کل فتنہ کھڑا کریگا بہتر کہ ایسے شخص کو بھی ملہرراؤ کی غمگساری کیواسطے اُسکے پاس بھیجنا چاہیے +

جدید قاعدہ - لنڈن سے خبر آئی کہ گورنمنٹ لنڈن نے سول سروس کے امتحان میں یہہ نیا قاعدہ ایجاد کر دیا کہ جن انگریزی آدمیوں کی عمر ۲۰ برس تک ہوگی وہ امتحان دیا کرینگے +

ویرہ یہاں ہیضہ شروع ہو گیا ہے ایک انگریز صاحب اوسکے سبب ہو چکے ہیں +

بدفعلی لکھنو ٹائمز میں مذکور ہے کہ اودہ کے ایک معزز مولوی صاحب جو حافظ بھی ہیں ایک مسجد میں رہتے ہیں اور لکھیم پور میں اونکی بہت عزت تھی ایں جرم عدالت میں لائے گئے کہ اونہوں نے ایک بارہ برس کی لڑکی سے جبرًا فعل بد کا اقدام کیا +

نوروز خان جب سے یہہ نوروز خان حاکم لالپورہ امیر کابل سے باغی ہوا ہے طرح طرح کی خبریں لوٹ کھسوٹ کی سننے میں آتی ہیں چنانچہ اب یہہ مشہور ہوا ہے کہ کابل کا راستہ جو کوہاٹ سے جاتا ہے وہ بھی بند ہو گیا ہے - امیر صاحب کو اس کی سرکوبی کرنی چاہئے +

بمبئی میں ایک کتب خانہ پادری نول کار صاحب و پادری اسٹاڈو صاحب نے کھولا ہے اور اس سے مطلب یہہ ہے کہ عیسائی مذہب کے لوگ اور طالبعلم وغیرہ کو اس کتب خانہ سے کتابیں دستیاب ہو جایا کریں اور دوسرا مطلب یہہ ہی ہے کہ جو کوئی شخص عمدہ و دلچسپ کتاب تصنیف کرکے اس انجمن میں پیش کریگا بعد پسندیدگی کے انعام بھی عطا ہوا کریگا +

رپوٹ - بعض مشن رپوٹ سے معلوم ہوا کہ ہندوستان کے جنوب میں ۹۰۰۰ آدمیوں نے مذہب عیسوی اختیار کیا +

جہالت ضلع گوڑگانوہ میں چیچک کا از حد زور شور ہے مگر وہانکے لوگ ایسے جاہل ہیں کہ ٹیکہ کو چھوڑ ایک سیتلا کے مندر کو پوجتے ہیں اور اوسی سے [illegible] ما چاہتے ہیں مگر وہ سیتلا کا مندر انکی پوجا سے ایسا بیزار ہے کہ ایک ہفتہ میں ۲۰ طفلاک اس بیماری سے مرے - چنانچہ جناب کمشنر بہادر حفظان صحت کی رپورٹ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ تمام اضلاع پنجاب سے ضلع گوڑگانوہ میں قریب ایک ثلث کے لڑکے مرے +

گورجن تیل جزیرہ انڈمان میں یہہ تیل نکالا گیا تھا اور بیماری برص پر یہہ تیل آزمایا گیا تو اس تیل نے بہت فایدہ کیا - اب ملک برہما میں اسکا استعمال کیا جاتا ہے - اس کی خاصیت یہہ ہے کہ برص کو اچھا کرتا ہے اگر اچھا نہ ہو تو زیادتی نہیں کرنے دیتا اب سنا جاتا ہے کہ برہما کے بعض شفاخانوں میں اسکا استعمال کیا جاویگا +

ترکستان - آجکل ایک قسم کی بیماری مویشیوں میں پھیل رہی ہے جسکے صدمہ سے ہزاروں مویشی مرتے ہیں اور شہروں میں جابجا جانوروں کی ہڈیاں پڑی ہیں - اور علاوہ قسطنطنیہ میں بھی یہہ بیماری پھیلی ہوئی ہے +

لودیانہ چیچک کا زور شور بالکل کم ہو گیا ہے یقین کہ جن بچوں کے سال حال میں ٹیکا لگایا گیا ہے سال آیندہ میں وے اس بیماری سے محفوظ رہینگے -

۲۲ مئی کو رات کے ۱ بجے اچھا مینہہ برس گیا جسکے سبب سے گرمی کی گرم بازاری ماند پڑی ہوئی ہے -

غلہ اگرچہ دیہات سے بہت آتا ہے مگر نرخ میں ارزانی نہیں ہوئی فی روپیہ ۲۰ سیر گندم فروخت ہوتی ہے -

ایک فقیر مسمی کریم شاہ ساکن قصبہ کھنہ نے بہت آدمیوں کے سامنے یہہ کہا کہ مجھکو سجدہ کرو میں خدا ہوں اسپر مسلمانوں نے عدالت میں استغاثہ کیا مقدمہ دایر ہے -

۲۴ مئی کو جلسہ سالگرہ جناب ملکہ معظمہ کا جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی کوٹھی پر منعقد ہوا بیرونجات اور شہر کے رئیس جلسہ میں تشریف لائے - بعد چھوٹنے آتشبازی کے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا ہمکو امید تھی کہ کوئی صاحب حاضرین جلسہ میں سے مضمون مبارکباد پڑھینگے مگر کسی نے نہیں پڑھا - فقیر ظہور الدین خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر نے تحریری تعریف جناب ملکہ معظمہ کی پڑھ کر سنائی - قریب ۱۱ بجے کے جلسہ برخاست ہوا -

ایک آتشبازہ میں آتشبازی چھوڑتا ہوا جل گیا اُس کی ٹانگوں کو بہت صدمہ پہنچا اور کئی ایک زخم ہو گئے +

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

لفٹنٹ کرنل ہوور صاحب کے مستعفے ہونے کے باعث ترقیات مندرجہ ذیل وقوع میں آئیں -

کرنل ٹی ڈبلیو مرسر صاحب ڈپٹی کمشنر جماعت دوم کی ترقی جماعت اول پر ہوئی -

لفٹنٹ کرنل ٹی الیف فورسٹر ڈپٹی کمشنر جماعت سوم کی ترقی جماعت دوم پر ہوئی -

میجر الیف ایم برچ صاحب اسسٹنٹ کمشنر جماعت دوم کی ترقی جماعت اول پر ہوئی -

آر ڈبلیو ٹرفورڈ صاحب اسسٹنٹ کمشنر جماعت سوم کی ترقی جماعت دوم پر ہوئی -

لفٹنٹ کرنل ڈبلیو جی ڈیوس صاحب ایڈیشنل کمشنر جالندہر ضلع دہلی کے قایمقام کمشنر و سپرنٹنڈنٹ ۱۴ مئی ۱۸۷۵ء سے بجائے کرنل کریکرافٹ صاحب رخصتی کے مقرر ہوئے -

سی پی الیٹ صاحب بجائے ڈبلیو جی ڈیوس صاحب کے

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا